صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز پیر مورخہ 17 مارچ 2014ء بمطابق 15 جمادی الاوّل 1435 ہجری بوقت بعد از دوپہر تین بجکر پچپن منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، امتیاز شاہد مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَـٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَO وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَأُولَـٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌO

(ترجمہ): اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو متفرق ہو گئے اور احکام بین آنے کے بعد ایک دوسرے سے (خلاف و) اختلاف کرنے لگے یہ وہ لوگ ہیں جن کو قیامت کے دن بڑا عذاب ہوگا۔ وآخِرُالدَّعْوَانا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔ان معزز ارکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں،ان کے اسمائے گرامی: جناب سید جعفر شاہ،ایم پی اے17-03-2014اور18-03-2014; جناب اورنگزیب نلوٹھاصاحب،ایم پی اے17-03-2014اور18-03-2014; جناب میاں ضیاءالرحمن صاحب،ایم پی اے17-03-2014; جناب زرین گل صاحب،ایم پی اے17-03-2014; سردار ظہور احمد صاحب، ایم پی اے17-03-2014; جناب محمد رشاد خان صاحب، ایم پی اے 17-03-2014; جناب صالح محمد خان صاحب، ایم پی اے 17-03-2014; نوابزادہ ولی محمد خان صاحب17-03-2014; جناب وجیہہ الزمان خان صاحب،ایم پی اے17-03-2014تا21-03-2014۔

Is it the desire of the House that the leave,

جناب سعید گل صاحب،ایم پی اے17-03-2014۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted.

مفتی صاحب پہلے بات کرلیں، پھر آپ۔

رسمی کارروائی

مفتی سید جانان: سر زه ستاسو مشکوریم خو سر! که تاسو اوګورئ په تیر 7 تاریخ باندې اپوزیشن پارټو دا اجلاس را غوښتے وو او تقریباً 18 تاریخ نه تر 8 او 7 تاریخه پورې بیا اوچلیدو، بیا صرف د درې او د څلورو ورځو په وقفه باندې بیا حکومت د اجلاس دغه اوکړو. جناب سپیکر صاحب! اجلاس راغوښتو سره یقینی طور باندې زمونږ زړه کښې لویه دغه وه چې څه حساب شوے وی په هغه بنیاد باندې بیا دا اجلاس راغوښتے وی خو جناب سپیکر صاحب! په دغه اجلاس باندې روزانه لکھونه روپئ دغه ممبرانو ته ملاویږی او دا کوم چې ناست خلق دی، دغه خلق هم به تکلیف کیږی او که د مخکښې ورځو ایجنډا اوکتلې شی او د نن ایجنډا اوکتلې شی جناب سپیکر صاحب! دغه ایجنډا کښې هیڅ هم شے نشته، صرف د لس منټو ایجنډا وی او لس منټو ایجنډې ته دا دومره خلق او دا دومره

ایوان او دا دومره خرچې کول جناب سپیکر صاحب! زه خو د دغه صوبې د عوامی نمائنده په حیثیت باندې زه د دغه عوامو سره دا زیادتی گڼړم او جناب سپیکر صاحب! بلونه عجیبه بلونه دی، داسې بلونه دی چې زه به بې ادبی اونکړم،این جی اوګانې لګیږی او زمونږ ممبرانو ته بلونه ورکوی، هغه بلونه مونږ دلته دغه صوبائی اسمبلی ته راوړوا و ان شاء الله العظیم کله'بل' راشی، هغه به زه بیا ثابتوم چې دا د این جی او'بل' ، دا ډیر حکومتونو کښې هغې خلقو دا کوشش کړے دے او اوس دغه حکومت کښې هم هغه خلقو دا کوشش دے او جناب سپیکر صاحب! بل ګزارش مې دا دے چې درې بجې اجلاس شروع کیدونکے دے روزانه دوئ وائی اجلاس د درې بجو په ځائې باندې ځلور بجې شروع کیږی، یا خو د وخت پابندی پکار ده چې دا ټول خلق وخت سره راځی او که نه وی بیا د درې بجو په ځائې باندې څلور بجو نه کول پکار دی چې د قوم دا پیسه نه ضائع کیږی او د ممبرانو دا وخت نه ضائع کیږی۔ مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔ محترم سراج الحق صاحب، پلیز۔

جناب سراج الحق {سینیئر وزیر (خزانہ)}: میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے وضاحت کیلئے چند لمحات دے دیئے ہیں، میں مفتی جانان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنے احساسات ہاؤس کے سامنے رکھے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! آپ کے علم میں ہے، ایک تو قانون کا تقاضا ہے کہ ایک سیشن میں سودن، سودن کا سیشن ہونا چاہیئے، ایک تو وہ ایک ضروری امر ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اپوزیشن نے جو اجلاس بلایا تھا، ان کا اپنا ایک ایجنڈا تھا اور آپ کو یاد ہو کہ میں نے اس ایجنڈے کو آخری دن جب Conclude کیا تھا تو سب سے زیادہ باتیں، تقاریر آج بھی اگر آپ اٹھا کر دیکھیں تو کلاس فور کی بھرتیوں پر ہوئی ہیں اور اس کے بعد پھر حکومت نے اجلاس بلایا ہے، اس میں تقریباً نو مختلف قسم کی قانون سازی کرنی ہے، مجموعی طور پر پندرہ، اور میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ جو بھی قانون ہم لا رہے ہیں، وہ این جی اوز کا تجویز کردہ نہیں ہے، وہ اس قوم کی خاطر، ملک کی خاطر، صوبے کی خاطر انتہائی ضروری قوانین ہیں اور ریفارمز کیلئے ضروری ہیں، باقی یہ ہے کہ ایسا کوئی صوبہ نہیں ہے، ان کے اپنے ضلع میں جس میں این جی اوز کام نہیں کر رہے ہیں اور یہ پانچ آٹھ مہینوں سے نہیں ہیں، یہ کئی کئی سالوں سے وہ کام کر رہے ہیں، تو میرے خیال میں اچھے اور برے کی تمیز کے بغیر اگر ہم سب این جی اوز کو صفر سے ضرب دے دیتے ہیں تو یہ انصاف

نہیں ہے۔ کوئی ایسا کام جو کہیں غلط ہو، قانون کی Violation ہو تو اس کی نشاندہی کی جائے، ہم اس پر ایکشن لیں گے لیکن جناب سپیکر صاحب! آج بھی خیبر پختونخوا لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے ایک قانون ہے، کل بھی بہت سارے تھے اور آنے والے کل بھی تو میں سمجھتا ہوں کہ اس صوبے کیلئے بہت ضروری ہے، البتہ انہوں نے جو توجہ دلا دی ہے، وقت پر شروع کرنے کا، تو میں سو فیصد اس پہ Agree کرتا ہوں اور میں اپنی وضاحت کرنا چاہوں گا کہ میں دو بجکر تیس منٹ پر یہاں پر حاضر تھا لیکن لوگ نہیں تھے، انتظار کرتے رہے اور ان شاءاللہ تعالیٰ آئندہ کیلئے ہم اس کو بھی یقینی بنائیں گے، وقت پر اجلاس شروع کرنے کا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب سورن سنگھ صاحب!

جناب سورن سنگھ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں سندھ میں لاڑکانہ میں جو ہندوؤں کے مندروں پہ ان کو جلایا گیا ہے، ان کی دکانوں اور املاکوں کو جلایا گیا ہے، میں اس کی پر زور مذمت کرتا ہوں، اپنی طرف سے اور اپنے مینارٹی ونگ کی طرف سے، پی ٹی آئی مینارٹی ونگ کی طرف سے اس کی پر زور مذمت کرتا ہوں کیونکہ یہاں پہ اس ملک میں، اس سرزمین میں، اس پاک وطن میں یہاں پہ جو بھی رہتے ہیں، وہ پاکستانی ہیں اور یہ ہم سب کا ملک ہے اور یہاں کی جو بھی مینارٹیز ہیں، جو بھی اقلیتیں ہیں، وہ تمام کی تمام محب وطن ہیں اور اس ملک سے ان کو پیار ہے اور اس ملک سے ان کو محبت ہے۔ میں سی ایم سندھ سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ ان لوگوں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے جو اس میں ملوث ہیں۔ شکریہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مسٹر مشتاق غنی پلیز۔ ایجنڈے پہ پھر اس کے بعد آئیں گے، ان شاءاللہ۔ مسٹر مشتاق غنی، پلیز۔

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ Thank you very much, janab Speaker۔ ابھی جب ہم آ رہے تھے اسمبلی میں، باہر روڈ پہ 'الغازی میڈیکل کالج' کے سٹوڈنٹس کھڑے تھے احتجاج کے اوپر، ان میں سے کوئی چار پانچ بچوں کو میں لے آیا ہوں، اندر ہاؤس میں، وہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کا سر! ایشو یہ ہے کہ آپ کو یاد ہوگا کہ دو تین ہفتے پہلے بھی 'الغازی میڈیکل کالج' سیکنڈ ایئر کے سٹوڈنٹس یہاں پہ تھے اور اسی ایوان میں ان کے بارے میں بات ہوئی اور ہاؤس کے ذریعے ان کو ایشورنس دی گئی، منسٹر ہیلتھ کی طرف سے اور پھر ان کا مسئلہ حل ہو گیا تھا۔ اب پارٹ

ون کے سٹوڈنٹس آئے ہوئے ہیں، چونکہ ان کا کالج جو ہے، وہ Disaffiliate کر دیا ہے پی ایم ڈی سی نے، اب ان بچوں کا قیمتی سال ضائع ہو رہا ہے اور ان کی بہت بڑی رقم بھی اس میں Involve ہے جو Waste ہو رہی ہے جو انہوں نے Already pay کر دی ہے تو وزیر اعلیٰ صاحب یہاں پہ تشریف رکھتے ہیں، میری گزارش ہے آپ کی وساطت سے کہ ان بچوں کے مستقبل کو محفوظ کرنے کیلئے جس طرح پارٹ ٹو کے بچوں کو پرائیویٹ میڈیکل کالجز میں Accommodate کیا گیا ہے، اسی طرح پارٹ ون کے بچوں کو بھی Accommodate کیا جائے اور آئندہ کیلئے اس چیز کی بیخ کنی کیلئے جامع لائحہ عمل اختیار کیا جائے تاکہ کوئی بھی میڈیکل کالج Without proper affiliation بچوں کو ایڈمشن نہ دے سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ آمنہ سردار، پلیز۔ سی ایم صاحب پہلے جواب دیدیں، آمنہ صاحب، میڈم! آپ تھوڑی تشریف رکھیں، پھر۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): چونکہ ایک ٹیکنکل معاملہ بھی ہے اور پی ایم ڈی سی نے اس کو Disassociate کیا ہے تو میں، ہم ان سے بھی بات کریں گے اور Legally کوئی اور اگر راستہ نکلتا ہے اور اور کالج میں ان کو ایڈمشن مل سکتا ہے تو ہم مکمل ان کی سپورٹ کریں گے۔ چونکہ اس وقت Exact position واضح نہیں ہے کہ ہم کیا کریں لیکن ہم کو پی ایم ڈی سی سے بھی بات کریں گے اور اگر Legally ہم کر سکے تو ان کو اور کالجز میں داخلہ دلوائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ آمنہ سردار، پلیز۔

محترمہ آمنہ سردار: بہت شکریہ، جناب سپیکر! آپ نے مجھے موقع دیا۔ جناب سپیکر، چونکہ میرا تعلق گلیات سے ہے تو میں جی ڈی اے کے اوپر بات کرنا چاہوں گی کہ گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی جو ہے، جو سن 2002ء میں محکمہ بلدیات کو دے دی گئی تو جناب سپیکر! میں آپ سے آپ کے توسط سے یہ کہنا چاہوں گی کہ آج کل جیسے گلیات میں بہت زیادہ برفباری ہو رہی ہے اور مواصلات کا نظام بالکل درہم برہم ہو گیا ہے اور اگر لوکل انتظامیہ پہ کچھ کہتے ہیں تو وہ کہتے ہیں جی کہ جی ڈی اے کا محکمہ تو ہمارے پاس نہیں ہے، اب وہ محکمہ بلدیات کے Under آتا ہے، تو جو یہاں پہ سیکرٹری صاحب بیٹھے ہیں، جو یہاں پر لوگ بیٹھے ہیں، وہ وہاں کے مسئلوں کو نہیں سمجھ سکتے تو ضلعی انتظامیہ ہی وہاں کے مسئلے کو سمجھ سکتی ہے اور Easy access

ہے،ایک عام بندہ کمشنر کو جا کر اس سے جواب طلب کر سکتا ہے یا وہاں پہ ان کو جا کے ان سے سوال جواب کر سکتا ہے، تو جناب سپیکر! آپ کے توسط سے میں بلدیات کے محکمے سے یہ گزارش کرنا چاہوں گی کہ جس طرح یہ جی ڈی اے کا محکمہ پہلے بھی ضلعی انتظامیہ کے پاس تھا، نہ جانے کیوں 2002ء میں کن وجوہات کی بناء پر محکمہ بلدیات کو دیا گیا ہے؟ تو اس کو دوبارہ ضلعی انتظامیہ کو دیا جائے تاکہ جو لوگ Suffer کر رہے ہیں، ان کو ان مشکلات سے نجات ملے۔

جناب سپیکر: مسٹر عنایت اللہ خان، پلیز۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ویسے سر، میں واضح کرتا چلوں کہ گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کا اپنا ایک ایکٹ ہے، اسمبلی کے ایکٹ کے 'تھرو' وجود میں آئی ہے اور اسی کے اندر یہ فنکشن کرتی ہے اور اس کا اپنا ایک بورڈ ہے جس کے چیئرپرسن وزیر اعلیٰ صاحب ہیں اور اس کے اندر مختلف حکومتی سیکرٹریز، ایڈمنسٹریٹو سیکرٹریز ہیں، اس میں کمیونٹی کے لوگ ہیں، تو اس لئے یہ اسمبلی کے ایکٹ کے تحت بنی ہے، اسی کے تحت فنکشن کرتی ہے، جی ڈی اے، ضلعی اس کو نہیں دی جا سکتی ہیں، البتہ جو کمشنر ہزارہ ہے، وہ اس کا ممبر ہے جو جی ڈی اے کا بورڈ ہے، اس کا ممبر ہے تو اسی Sense میں کمشنر ہزارہ اس پہ مطلب چیک رکھ سکتے ہیں، اس پہ بات کر سکتے ہیں اور جی ڈی اے کا ڈی جی ہے، وہ بھی مانسہرہ اور مطلب ہزارہ ڈویژن سے تعلق رکھتے ہیں، اس لئے ان سے یہ Interact کریں۔ مسئلہ ہو تو I am ready to help، مجھے بتا دیں، میں ان کو انسٹرکشنز ایشو کروں گا، فلور آف دی ہاؤس پہ بھی انسٹرکشنز ایشو کرتا ہوں، یہاں لوکل گورنمنٹ کے نمائندے بیٹھے ہوں گے، وہ Pass on کریں اور جی ڈی اے کا جو ایکٹ ہے، اس میں جب ترمیم نہیں ہوتی ہے تو وہ کسی ضلع کے حوالے نہیں کی جا سکتا ہے۔ تھینک یو، سر۔

مسئلہ استحقاق

Mr. Deputy Speaker: Thank you, ji. Item No. 4, 'Privilege Motions' Mr. Muhammad Ali Khan, MPA and Malik Behram Khan, to please move their joint privilege motion No. 34, in the House. Mr. Muhammad Ali Khan and Mr. Malik Behram Khan, please. Malik Behram Khan.

جناب بہرام خان: شکریہ سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ آج مورخہ 17-3-2014 کو میں پارلیمانی سیکرٹری برائے فنانس کے ہمراہ سیکرٹری ماحولیات سے اپنے علاقے کے عوام کے جنگل کی رائلٹی کی مد میں پرائس کمیٹی کی میٹنگ بلانے کے حوالے سے ملاقات کیلئے گئے۔ ہم نے اپنا تعارفی کارڈ پی اے کے ذریعے بھیجا اور تقریباً آدھا گھنٹہ انتظار کے بعد مذکورہ سیکرٹری صاحب نے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا، جو ہماری بے عزتی کے مترادف ہے اور جس سے ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا میرے اس استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

محترم سپیکر صاحب، ډیر په افسوس سره خبره کول غواړم چې په خپل حکومت کښې چې زه د دې حکومت حصه ځان ګڼړم، د دې حکومت حصه یم او خپل د اپوزیشن وروڼړو ته هم دا درخواست دے چې په ما پسې پراقې اوو نه وهی، ما پسې Cheer اونکړئ، دا زما انتهائی مجبوری وه چې ما دا تحریک استحقاق د یو سیکرټری او د یو خپل حکومتی نمائنده، د هغوی خلاف راوستو۔ دا ما ولې راوستو؟ زما سره د علاقې عوام را سره وو، لس پینځلس کسان، ما د هغوی د خیر خبره کوله جی او سیکرټری صاحب د دغه عوام په مخکښې مونږ شرمنده کړو او کله چه زه بهر راووتم، دغه خپلو عوامو د هغوی د مشرانو راته خبره دا وه چه مونږ ستاسو حیثیت اوپیژندو چه ستاسو په حکومت ہوتے ہوئے تمہارا یہ حشر ہے تو ہم اس کے بعد آپ سے توقع نہیں رکھتے۔ اس لئے میں ادب کے ساتھ کہتا ہوں، سارے ایوان اور سارے ایم پی ایز حضرات سے یہ مطالبہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تحریک استحقاق کمیٹی کو بھیجی جائے اور جو افسران عوام کی خدمت نہیں کرتے، ایم پی اے کا خیال نہیں رکھتے تو ان کو فارغ کریں، اسی کرسی پر ان کا بیٹھنا، یہ اسی حکومت کی شان کی بات نہیں ہے۔ (تالیاں) تو میں درخواست کرتا ہوں کہ کمیٹی کو ریفر کر لیں۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the motion may be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The motion is referred to the concerned Committee.

(Applause)

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 6. 'Call Attention Notices': Maulana Mufti Fazl e Ghafoor, MPA, to please move his call attention notice No. 265, in the House. Maulana Mufti Fazl e Ghafoor, please. Not present it lapses.

وزیر بلدیات: سر، اگر آپ اجازت دیں تو اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر عنایت اللہ خان۔

وزیر بلدیات: سر، کال اٹنشن نوٹس یہ کوئسچن کے Form میں آیا ہے، یہ پریویلج موشن کے Form میں آیا ہے، یہ چار مرتبہ کال اٹنشن نوٹس کے Form میں آیا ہے، اس کا میں نے جواب بھی دیا ہے، اس فلور آف دی ہاؤس پہ، اس کی Explanation بھی کی ہے، تو اس کو بار بار مختلف طریقوں سے Repeat کیا جاتا ہے میرے خیال میں اور پھر متعلقہ ایم پی اے صاحب آتے بھی نہیں ہیں۔۔۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر!

(شور)

وزیر بلدیات: ویسے میں، میں بات مکمل کروں پھر سکندر صاحب بات کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں عنایت صاحب! یہ Already lapse ہو چکا ہے۔

وزیر بلدیات: میں نہیں سمجھتا کہ وہ، میں نہیں سمجھتا کہ وہ کیوں یہ کام کرتے ہیں کہ وہ اس کے حوالے سے کال اٹنشن نوٹس لاتے ہیں؟ ہم اس کا جواب Prepare کرتے ہیں۔۔۔۔

(شور)

Mr. Deputy Speaker: Okay ji, okay, thank you, ji.

یہ Lapse ہو چکا ہے، Already۔

Mr. Gohar Ali Shah, MPA, to please move his call attention notice No. 270, in the House. Mr.Gohar Ali Shah.

__جناب گوہر علی شاہ:__ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر۔ میں آپ کی وساطت سے ایوان کی توجہ ایک فوری اور عوامی مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ میرے حلقہ پی کے 28 مردان میں مختلف کیڈر کے اساتذہ کی آسامیاں عرصہ ایک سال سے خالی پڑی ہوئی ہیں جس سے طلباء کا تقریباً ایک سال ضائع ہو گیا اور مزید ضائع ہونے کا اندیشہ ہے، لہذا مذکورہ آسامیوں پر جلد از جلد تعیناتی کی جائے۔

سپیکر صاحب، نن د حکومت لس میاشتې اوشولې، پکار خو دا وه چې پالیسی نه وه په 15 اګست باندې ایډورټائزمنټ اوشو او بیا د حکومت د طرف نه داسې اوشوه چې هغه ایډورټائزمنټ Postpone شو او وئیل چې یره نوې پالیسی راځی، نو چې پالیسی نه وه، پکار دا وه چې په زړه پالیسئ باندې دا یو کال، دا خالی پوسټونه ډک شوی وے نو په هغې کښې پالیسی دوئ د این ټی ایس ټسټنګ راوستله چې په هغې حواله باندې په ټیچرانو کوم چې هغې ته Apply کوله، په هغوی باندې معاشی بوجھ هم راغے چې د یو پوسټ د پاره تین سو روپئ د هغې ایډمشن وو او هر یو Candidate به پینځو پوسټونو ته Apply کوله۔ په دیکښې بیا داسې Candidates هم وو چې هغه ایس ایس ټی ته هم کوی، سی ټی ته هم کوی، پی ایس ټی ته هم کوی، اے ټی ته هم کوی نو دغه یو بوجھ په هغه کینډیډیټو باندې راغے۔ د هغې نه علاوه چې کوم پوسټونه ایډورټائز شویدی، ایډورټائزمنټ ته ورکړی شویدی نو د هغې ډیټا بالکل غلطه ده جی۔ دلته زما سره لسټ موجود دے، زه به سپیکر صاحب! ستاسو مخې ته راولم۔ په ټول مردان کښې د دې لسټ مطابق کوم چې ایډورټائز شویدی او د این ټی سی په سسټم دې ته کینډیډیټو Apply کړې ده، پی ایس ټی پوسټونه جی په دیکښې چوالیس دی، سی ټی پوسټونه په دیکښې اکتالیس دی او زما په خیال چې زما په حلقه کښې د پی ایس ټی صرف پچیس، پچیس خو صرف زما په حلقه کښې خالی دی، نو په دیکښې بالکل دوئ دروغ ګوئی نه او د غفلت نه کار اخستے شوے دے۔ آیا دوئ پرې خپل کسان اخلی یا کوتاهی شوې ده، چې د هغه کسانو خلاف کارروائی اوکړې شی او بل دا چې دا کوم یو کال د طلباء، د کینډیډیټو، د سټوډنټانو ضائع شو، د دې به سپیکر صاحب! څوک ذمه وار وی؟ په دغه حواله

سره منسټر صاحب ته زما خواست دے ، منسټر صاحب خو نشته خو زما په خيال په دې حواله سره ، ډيره مهرباني به وي جي۔

جناب عبدالمنعم: جناب سپيکر صاحب، زه هم پرې لږ-----

جناب ډپټي سپيکر: جي جناب المنعم خان، عبدالمنعم خان۔

جناب عبدالمنعم: جناب سپيکر صاحب! دې سره Related زما يو سوال دے ، د اين ټي ايس والا چې کوم مطلب دے دا ټيسټ راليږي، دا خو کمپوټرائزډ سسټم دے ، يو سړی Apply کړې ده د ټي ټي د پاره ، هغه ته هم ميتهس ، انګلش او څه مختلف دغه راځي، که يو سړی Apply کړې ده سي ټي د پاره ، هغه ته راځي وائي چې يره اولنئ وحی نه تر دويمې وحی پورې څومره ، ديکښې څومره ټائم وو؟ نو که تاسو اين ټي ايس والا ، چې کوم متعلقه څوک Apply کوی، د هغوی دا پرچې ځان ځان له شی نو دې زمونږ علماء او دا خلق به د دې شی نه بهر شی، بيا مونږ ته ورستو مسئله وی، نو چې کوم مضامين، د څه شی څوک امتحان ورکوی، د هغې متعلق سوالونه ورته راځي نو هغه به ښه وی، لکه مطلب دا دے انګريزئ والا اکثر ترينه نه دی خبر چې يره اولنئ وحی، دويمه وحی وخت ئے څومره دے

(تالياں) يا فرض کړه يو سړے عربي وائی، ټي ټي، اے ټي کښې د هغه شوق وی نو هغه خو د انګريزئ نه نه وی خبر او پرچې د ټولو يو شان وی نو که د دوئ دا پرچې جدا جدا شی نو هغه به ان شاء الله ښه وی او بيا وړوکے به ئے ښه کولے شي۔ مهرباني۔

جناب مظفر سيد: جناب سپيکر!

جناب ډپټي سپيکر: جناب مظفر سيد، پليز۔

جناب مظفر سيد: شکريه، جناب سپيکر صاحب۔ منعم خان صاحب چې کومه اهمه خبره اوچته کړه ، يقيناً د هر کيډر د پاره خپل سبجيکټ وی او خپله Specialty ده ، د قاری پوسټ خپله ، د سي ټي خپله ، د ايس ايس ټي خپله ، د پروفيسر ، ډاکټر ، د هغوی خپله او دوئ چې دا کوم ټيسټ په کوم انداز باندې جوړ کړے دے نو يو خو د هغې نه Candidate ته هم ډير لوئے مشکل او يو Candidate at time هغه د يو يو سبجيکټ د پاره دومره ډيرې زياتې پيسې ، دغه له ځان له يو بحث دے خو زما

درخواست دا دے چې منعم خان صاحب چې کومه ضروری خبره اوچته کړه نو دې طرف ته توجه پکار ده او دا ټیسټ او دا پیپرې بالکل الگ الگ کول پکار دی او د هغوی د کیډر، د هغوی سټیټس او د هغوی سبجیکټ او د هغوی د دغه مطابق هغه Relevant هغه کول غواړی۔

Mr. Deputy Speaker: Mr. Shah Farman, on behalf of honourable Minister Education.

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): شکریہ جناب سپیکر۔ آنریبل ممبر نے جس طرف نشاندہی کی ہے تو سب سے پہلے تو میں یہ بتادوں کہ پہلی دفعہ Statistical detail سے یہ پتہ چلا کہ 14 ہزار ٹیچرز کم ہیں اور اگر سیاسی بنیادوں پر ان کی تقرری کرنا ہوتی تو جس طرح کی روایت اور جس طرح کی سیاست اس ملک اور اس صوبے کے اندر چلی آرہی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ 14 ہزار ٹیچرز، یہ اگر اس مخلوط حکومت کی مرضی سے ہو جاتے تو ایک بہت بڑا سیاسی فائدہ جو لوگ سمجھتے ہیں لیکن دو چیزیں اس میں کرنا ضروری تھیں، ایک یہ ہے کہ سفارش کا کلچر ختم ہو جائے، کچھ اعتراضات اس لئے صحیح ہیں کہ منعم صاحب نے جو بات کی کہ جب ایک کام پہلی دفعہ ہو رہا ہو، میرٹ کی بات پہلی دفعہ ہو رہی ہو، سفارش کے خاتمے کی بات پہلی دفعہ ہو رہی ہو تو اگر اس میں کہیں Organizational کہیں غلطیاں ہوں تو ان کو ٹھیک کیا جا سکتا ہے، اس پہ سوچا جا سکتا ہے، یہ غلطیاں اسی لئے ہیں کہ یہ سارا کچھ پہلی دفعہ ہو رہا ہے۔ آنریبل ممبر نے کہا کہ اس میں جو Statistical detail ہے، یہ غلط ہے اور شاید یہ اپنے لوگ لے رہے ہیں، تو اس سے پہلے تو یہ اسی طرح ہوا ہے تو اگر اپنے ہی لوگ لینے تھے تو این ٹی ایس کا بیچ میں کیا کام تھا؟ اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ایجوکیشن منسٹر جو اس وقت موجود نہیں ہیں، ان سے تو ہم بھی ناراض ہیں، وہ تو کسی کی بات نہیں مانتے اور وہ جتنا میرٹ کو Follow کرتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن اور گورنمنٹ (تالیاں) سب کو پتہ ہے اور میرے خیال میں کوئی اس کا، سب سے زیادہ گلہ تو سراج صاحب کا بھی ہے لیکن جناب سپیکر! میں یہ ہاؤس کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ آپ یہ Appreciate کریں، کم از کم 14 ہزار کا پتہ تو چلا کہ 14 ہزار کم ہیں، اس سے پہلے کسی حکومت کو تو یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ کم ہیں بھی کہ نہیں؟ لیکن میرٹ کی بات ہو گی، لیکن میرٹ کی بات ہو گی اور یہ بات بالکل درست ہے کہ اگر کسی کو میرٹ پہ لینا ہے تو اس کے Exam کا طریقہ، اگر اس کو درست کیا جائے تو اس کے اوپر ضرور سوچا جائے گا لیکن میں یہ یقین دلاتا ہوں کہ 14 ہزار

ٹیچرز اس قوم کے بچوں کیلئے ان شاءاللہ میرٹ کے اوپر ہوں گے اور اس میں کوئی سفارشی کلچر نہیں ہو گا اور اس میں کوئی کرپشن نہیں ہو گی۔ شکریہ جناب سپیکر۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: (قہقہ) مسٹر بخت بیدار خان، بخت بیدار خان، ایک بندہ بات کرے۔ معراج ہمایون صاحبہ۔

محترمہ معراج ہمایون: جناب سپیکر صاحب! شکریہ بہت بہت، آپ نے موقع دیا۔ سب سے پہلے، سب سے پہلے تو مجھے بڑی تشویش ہے کہ جب بھی ایجوکیشن کا کوئی کوسچن ہو یا کوئی اس قسم کا کال اٹنشن نوٹس، منسٹر صاحب موجود نہیں ہوتے ہیں۔ میں شکریہ ادا کرتی ہوں منسٹر انفارمیشن کا کہ انہوں نے صفائی کی کوشش کی لیکن صفائی کی بجائے انہوں نے معاملہ اور ہی الجھ کر دیا۔ ڈیپارٹمنٹ میں Statistics موجود ہیں اور میرٹ کا، هغه خو نې بالکل هډو ختم کړیدې میرټ، صوابۍ ډسترکټ ته راشئ، تپوس اوکړئ چې هلته میرټ باندې اپوائنټمنټس کیږی که د چا په مرضۍ باندې میرټ کیږی؟ زمونږ نه خوئے هر څه اخستی دی (تالیاں) دا بالکل غلط بیانی ده، Statistics موجود دی، 14 هزار نه چې هر چا ته معلومه ده چې هر یو کال، هر یو حکومت ته معلوم دے چې هغه کوی، دوئ پخپله وائی چې ایمرجنسی ده، مونږ Enrollments دوه نیم لکهه، پینځویش لکهه ماشومان مونږ زر تر زره دننه کوؤ، یو ځلې وله Campaign چلوؤ بیا پخپله وائی چې مونږ سره دومره طاقت نه وو چې سکولونه کهلاؤ کړو۔ اوسه پورې د دوئ حکومت کښې دوئ ته پته نشته چې مونږ ته د څومره سکولونو ضرورت دے؟ هغه ورځ د سټینډنګ کمیټی میټینګ ډیپارټمنټ والا او منسټر صاحب پخپله موجود وو، چا جواب نشو راکولے چې تاسو به تر کله پورې دا پینځویشت لکهه ماشومان، تاسو ته پکار څومره دی؟ اوسه پورې تاسو ایله سل سکولونه د کال په بجټ کښې اچوئ او مونږ ته د درې زرو سکولونو ضرورت دے، ایجوکیشن ډیپارټمنټ خو بالکل ختم دے، هغه خو د سر نه، د هغې خو Overhauling کول پکار دی چې کوم دوی Promise کړې وو او هغې کښې لا هغه وړومبے قدم ئے هم نه دے اخستے او هسې دا خبرې دی، خبرې دی۔ شاه فرمان صاحب خو خبرې ورله ډیرې بنې

ورځی او شکر دے چې ورله ورځی چې هغه د نورو منسټرانو هغه غیر موجودګی چې ده نو هغه Cover up کړی خو دوئ مونږ Satisfy کوی نه، دا عوام نه Satisfy کوی۔ عوام ته ښکاریږی چې د تحریک انصاف حکومت څه کوی او څه نه کوی؟ نو دوئ له پکار دی چې لکوټې خپل کښینی او مینځ کښې غور او کړی چې دا صوبه چې ده نو نور دا تکلیفونه او دا نور دا برداشت نشی کولے او دا خرچ چې څنګه مفتی جانان صاحب اووئیل چې لس منټو له مونږ دلته کښې راځو او دا خو فضول دغه کښې بیا مونږ هغه ټائم Waste کوؤ۔ ډیره مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں تمام معزز اراکین اسمبلی سے گزارش کرتا ہوں کہ بہت اہم باتیں ہو رہی ہیں، چیف منسٹر صاحب کو تھوڑا چھوڑ دیں کہ ذرا یہ دھیان رکھیں۔ محترمہ انیسہ زیب صاحبہ۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ جناب سپیکر۔ بنیادی جو ایجوکیشن کے حوالے سے بات ہو گئی، معراج ہمایون صاحبہ نے بھی کر دی، جو توجہ دلاؤ نوٹس ہے، اس کا جواب نہیں دیا، باقی انہوں نے ایک نیا ایشو Generate کر دیا لیکن جو توجہ دلاؤ نوٹس میں ہمارے جو ممبر ہیں، گوہر علی شاہ باچا نے حلقہ پی کے۔28 کے بارے میں کوسچن کیا تو میرا خیال ہے شاہ فرمان صاحب تو بہت ہی کوشش کرتے ہیں لیکن ان کو یا تو بریف نہیں کیا یا پھر وہ اتنے Over confident ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ شاید اپنی لفاظی میں وہ ہر چیز کو Cover up کرینگے۔ You need to give very accurate statistics اور وہ آپ ان کو مطمئن کریں، جو محرک ہیں، یہ ان کا مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مفتی سید جانان صاحب، پلیز۔ یہ کال اٹینشن ہے گو کہ اس پر بحث نہیں ہوتی ہے، میں کال ایڈمٹ کرتا ہوں جی۔

مفتی سید جانان: بالکل جی تاسو صحیح فرمائی خو زه جی یو خبره کوم۔ انیسه زیب بی بی چې کومه خبره اوکړه، زه دغه خبرې سره اتفاق کوم، خلق وائی چې "وهم د کوم ځائې او آواز د کوم ځائې نه ځی"، دا هغه خبره ده جی۔ زه جی علی الاعلان دا خبره کوم چې کومې داخلې شوې دی، دا ټولې، اوس زاړه کسان دی، هم هغه شان طریقه کار روان دے، هم هغه شان سفارشات روان دی، هم هغه شان چې کوم سړے چا پورې رسیدلے شی هم هغه شان کیږی۔ جناب سپیکر صاحب، مخکښې وختونو کښې، دې تیر اوس وختونو کښې بورډ کښې خلق

لګېدلې دی، کوهاټ بورډ کښې لګېدلې دی، ټولو بورډونو کښې لګېدلې دی، هغه بورډونو ریکارډ تاسو رااوغواړئ چې هغه بهرتیانو کښې کوم طریقه کار شوے دے؟ هغه خلق سفارش نه بغیر بهرتی شوی دی، هغه استاذان چې کومو امتحان ورکړے دے، هغه سفارش نه بغیر بهرتی شوی دی؟ جناب سپیکر صاحب! دا خو پرېږده وه، دې ځلې چې کومې د استاذانو ډیوټئ لګېدلې دی، دا د هغه موجوده حکومت کمېټی ورته ناسته ده، دې هغو خلقو ورته لګولی دی، نور به مطلب دا دے چې مونږ به څه دغه اوکړو، د شفافیت به څه دعوې اوکړو چې د یو استاد د سکول د بورډ نوکری لګېږی د لس او د دولسم، هغې ته د پی ټی آئی کمېټی ناسته ده، ورته وائی چې دا استاد به کوې او دا استاد به نه کوې۔ د دې ژوندے مثال جناب سپیکر صاحب! زه درته د هنګو بنایم، هنګو کښې ټوټل، هنګو هغه ضلع ده چې بیا هغه استاد روزانه یو ځلې مرېږی او ژوندے کیږی۔ جناب سپیکر صاحب! هنګو نه صرف 56 استاذان اخستی شوی دی، چا اغستی دی؟ هلته کوهاټ بورډ کښې کمېټی ورته ناسته ده او ورته وائی چې دا کس واخله او دا کس مه اخله، خو زه حیران یم شاه فرمان صاحب ته چې دے ډیر د شفافیت دعوې کوی، زه دلته دا خبره چیلنج کوم چې د چوده هزار استاذانو مخکښې هم مونږ ته پته وه، نن ئے مطلب دا دے مونږ ته پته ده، راتلونکی وخت کښې هم مونږ ته پته ده، مخکښې لکه څه کیدل، هم هغه شان دې حکومت کښې اوس هغه روان دی او آئنده د پاره به بیا کیږی، جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی مسٹر منور خان، پلیز۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: تهینک یو، سر۔ سر! دې کال اټینشن باندې خو بحث یقینی خبره پکار نه دے خو زه دا یو ریکویسټ کوم سر! چې کوم 'کنسرنډ' منسټر وی، پکار ده هغه Proper طریقې باندې به هغه جواب ورکړی۔ اوس پبلک هیلتھ جناب شاه فرمان صاحب دلته پاځیږی او مطلب دا دے جواب ورکول شروع کړی، نه چې کوم کال اټینشن والا ایم پی اے صاحب وی، هغه مطمئن شی او نه د دې کسانو، نو زه به دا ریکویسټ کوم چې شاه فرمان خان د په هر ډیپارټمنټ

کبنې ګوتې نه وهی او خپل ډیپارټمنټ د سنبهال کړی او دا د ایسار کړی۔
تھینک یو، سر۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر شاہ فرمان پلیز۔ منور خان صاحب! ویسے آپ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں لیکن Collective responsibility ہے گورنمنٹ کی۔ (قہقہہ)

وزیر اطلاعات: شکریہ جناب سپیکر! اور منور خان صاحب کا بھی شکریہ کہ ان کا بھی ایک اچھا مشورہ ہے، یہ کہ Specific answer ہونا چاہیے، مؤور نے اس ایشو کے اوپر Comment کیا، جو مؤور نے پوچھا ہے، اس کا Specific جواب بھی موجود ہے لیکن انہوں نے جو کمنٹس کئے کہ اس پر اپنے لوگ لیے جا رہے ہیں، اس کا جواب دینا ضروری تھا۔ Statistical detail تو یہ ہے کہ 14 ہزار میں سے 8 ہزار 90 آسامیوں کیلئے کہ مشتہر کردی گئی ہیں اور یہ 6 ہزار بذریعہ پروموشن ہونگی، یہ تو کلئیر ہے Specific جواب، اور یکم اپریل تک یہ جو پراسیس چلے گا، آپ کے سامنے ہوگا لیکن اگر حکومت کی پالیسی ہے اور Transparency ہے، مفتی جانان صاحب کو اچھی طرح پتہ ہے کہ پچھلی حکومتوں میں 15 سو 16 سو ٹیچرز بیک جنبش قلم بھرتی ہوئے ہیں، ان کے اوپر کیسز بھی ہیں، مقدمے بھی ہیں، وہ جن بچوں کا حق تھا، وہ آج تک رو رہے ہیں۔ ہم ایسا نہیں ہونے دینگے، یا تو اگر آپ کو Statistical detail اور Clarity چاہیے تو Specific جواب ملے گا، اگر آپ اس کے اوپر Comment کرینگے اور گورنمنٹ کی نیت کے اوپر شک کرینگے تو پھر گورنمنٹ بھی اپنی پوزیشن واضح کرے گی اور ماضی کی Examples بھی دے گی (تالیاں) اس لئے کہ اگر آپ کو Specific detail اور Clarity چاہیے تو ہم تیار ہیں لیکن اگر آپ اعتراض کرینگے تو Clarity تو اس کے سامنے آئے گی کہ ہم چاہتے کیا ہیں اور کیوں چاہتے ہیں؟ یہ ایک Page specific detail موجود ہے، یہ آپ حاصل کر چکے ہیں۔ 8 ہزار 9 سو آسامیاں ہیں اور اس میں سے باقی جو 6 ہزار ہیں، وہ بذریعہ پروموشنز ہونگی اور اگر کسی کو شک ہے تو وہ خود ٹیسٹ کرلے، وہ چیک کرلے۔ امتحان کے اوپر بات ہوئی، آج میں دو سکولز چیک کرکے آیا ہوں اور آج میں درخواست کرتا ہوں، خاص کر اپوزیشن ایم پی ایز سے کہ وہ ہر امتحانی ہال کا چکر لگائیں، چیک کریں، چھاپے ماریں اور ثبوت لا کر دیں (تالیاں) ثبوت لا کر دیں۔ میں آج گیا ہوں دو سکولز، آئی سی ایم ایس، فرنٹیئر

چلڈرن اکیڈمی میں گیا ہوں، ہال چیک کرائے ہیں۔ یہ روایت پہلے نہیں تھی لیکن اگر اس گورنمنٹ نے یہ روایت شروع کی ہے تو آپ سے بھی درخواست ہے کہ آپ جائیں، ثبوت لیکر آئیں، بتائیں۔ جناب سپیکر، جس طرح بورڈ کے چیئرمین لگا کرتے تھے، اپوائنٹ ہوا کرتے تھے، جس طرح کنٹرولر اپوائنٹ ہوا کرتے تھے، یہ سب کو پتہ ہے اور آج جس طرح کی اپوائنٹمنٹس ہو رہی ہیں، وہ بھی سب کو پتہ ہے لیکن میں پھر سے کہتا ہوں، اس لئے میں یہ بات کر رہا ہوں کہ اگر ایک نظام کو درست کرنا ہو اور وہ نظام بھی ایسا ہو کہ ماشاءاللہ، تو میں یہ کہتا ہوں کہ یہ تکالیف تو ہونگی، Intentions کے اوپر شک نہ کیا جائے۔ اپوزیشن اگر گورنمنٹ کی Help کرنا چاہتی ہے تو Transparency لانے میں، سفارشی کلچر ختم کرانے میں، رشوت ختم کرانے میں اگر مدد کرنا چاہتی ہے تو You are welcome۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر-----

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب!

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب! د دوئ خبرې خو-----

جناب ڈپٹی سپیکر: بخت بیدار صاحب! پلیز کوشش دا کوئ چې تاسو چیئر ایډریس کوئ۔ آنریبل چیف منسټر صاحب، پلیز۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر صاحب! زه شاه فرمان په دغه کښې یو ایډیشن کوم، هغه دا دے، زه دې خپل اپوزیشن وړونړو ته هم دا ریکویسټ کوم، ټهیک ده مونږ خپل یو سسټم شروع کړے دے، هغې کښې به غلطیاں هم وی، یو سټارټ دے، یو سټارټ شوے دے، هغې کښې غلطیانے به هم وی نو هم دغه ستاسو نه مدد غواړو چې تاسو خپلو سنټرو باندې لاړ شئ چهاپې اولګوئ، چیک اوساتئ چې کوم ځائې کښې غلطیانې دی، هغه مونږ ته رااورسوئ چې دا شے ټهیک کړو۔ اعتراضات په خپل ځائې باندې خو تاسو خپلو خپلو حلقو کښې ذمه وار یئ، هلته چیکنګ اوکړئ، مونږ دا نه وایو چې مونږ هر څه ټهیک کړل خو یو شے مو روان کړے دے او ستاسو مدد پکار دے چې تاسو هم پرې یو چیک اوساتئ، ما دا خپل ایم پی ایز ته هم وئیلی دی چې د Examination halls ته

ځی، سکولونو ته ځی، هسپتالونو ته ځی، کوم ځائې کښې چې څه کمے وی چې هغه مونږ د رته پوره کړو۔ ډیره مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> شکریہ جی۔

<u>محترمہ معراج ہمایون خان:</u> جناب سپیکر صاحب! زه۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ډیر زیات ډسکشن اوشو په دې باندې جی بار بار، Repeatedly ما هغوی ته هم ټائم ورکړے وو۔ جی مسټر منور خان، پلیز۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> تھینک یو، سر۔ میں سر! جیسے منسٹر صاحب نے کہا، میں سر! ایک چیز ان کے نالج میں لانا چاہتا ہوں۔ یہ جو بورڈ کے چیئرمین اور سیکرٹریز اور یہ جو لگائے جاتے ہیں سر، ان کے نالج میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ اگر یہ وہی پرانا طریقہ جو گورنر کیا کرتا تھا کہ بھائی یہاں پہ چیف منسٹر یا باقی منسٹرز کو لوگ Approach کرتے ہیں کہ مجھے چیئرمین بورڈ لگاؤ، مجھے سیکرٹری لگاؤ، مجھے فلاں لگاؤ، تو میرے خیال میں پہلے جو سسٹم تھا جو کہ گورنر لگایا کرتا تھا، وہاں پر Approach بھی کم ہوا کرتا تھا اور بڑے شفاف طریقے سے وہ کیا کرتے تھے، تو میری یہی ریکویسٹ ہوگی کہ وہی پرانا طریقہ اگر گورنر کے ذریعے بورڈز کے چیئرمین اور یہ کنٹرولر لگ جائیں تو میرے خیال اس کی آسانی ہوگی۔ تھینک یو، سر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> شکریہ منور خان صاحب۔

(شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی، چیف منسٹر صاحب، پلیز۔

<u>وزیر اعلیٰ:</u> جناب سپیکر صاحب! خیر یہ اختیارات تو پچھلی حکومت نے گورنر سے لیے تھے، ایم ایم اے گورنمنٹ نے لیے تھے لیکن میں کہتا ہوں کہ کوئی سفارش ہم کسی کی نہیں مانتے، یہ آپ کو میں گارنٹی دیتا ہوں کہ ہمارا منسٹر کسی کی سفارش، اور وہاں پر سکروٹنی کمیٹی ہے، اس کمیٹی میں بڑے بااختیار اور اچھے نام کے لوگ ہیں، وہ Scrutinize کرتے ہیں، وہ پھر تین نام بھیجتے ہیں اور وہ پھر ہم بھی چیک کرتے ہیں کہ اس میں غلطی نہ ہو۔ تو بالکل نہ آج تک میں نے، میں اس ہاؤس کے سامنے اعلانیہ کہتا ہوں کہ آج تک میرے کہنے پر یا کسی اور کے کہنے پر کوئی جگہ بھی سیکرٹری یا چیئرمین کوئی نہیں لگا، آج تک۔ کوئی سفارش آج تک نہیں ہوئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مسٹر اعظم خان درانی، سوری زاہد درانی صاحب، مسٹر زاہد درانی صاحب۔

جناب محمد زاہد درانی: شکریه سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! تیرو یو څو روځو راهسې په میډیا کښې داسې خبرونه را روان دی چې په هغې کښې زمونږ متعلق دا اظهار رائې کیږی چې آیا حکومت ته خطره شته یا خطره زمونږ د یو دوه درې ملګرو د وجې، په هغې کښې د افتخار مشوانی، عبید مایار او زاهد درانی نوم اخستلے کیږی، زه د دې ځائې نه دا وینا کول غواړم جی چې مونږ د پارټئ وفادار یو او وفادار به یو۔ (تالیاں) سپیکر صاحب! چې کله د 1996 نه عمران خان د دې پارټئ آغاز کړے وو، مونږ د هغې ټائم نه د هغه سره یو، که هغه وائی چې وزیرستان ته ځو نو مونږ وایو چې وزیرستان ته ځو، که هغه وائی چې لاهور ته ځو نو مونږ وایو لاهور ته ځو، که هغه وائی چې اسلام آباد کښې دهرنا ده، مونږ وایو حاضر یو جی، (تالیاں) او بیا به هم دغه شان یو۔ (تالیاں) دا ټهیک ده جی زمونږ کور کښې وړې وړې مسئلې شته دے، زمونږ خفګانونه شته دے، زمونږ تحفظات شته دے خو زمونږ په دې پارټئ کښې مشران هم شته دے، هغه تحفظات به هم لرې شی، هغه خفګانونه به هم ختم شی خو مونږ د پارټئ د غدارئ چرته سوچ هم نشو کولے۔ ډیره مهربانی۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ جی۔

(شور)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! ایک منٹ، میں یہ کہتا ہوں کہ یہ آگئے اور اپنی پارٹی کے ساتھ جو ان کے تحفظات تھے، وہ ختم ہو گئے لیکن اگر ختم نہیں ہوئے تو ہم بھی آپ کے ساتھ ہیں، ہم آپ کا ان شاء اللہ بھرپور ساتھ دینگے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ جی۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2014 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 7, please. Item No. 7: Honourable Minister for Local Government, Khyber Pakhtunkhwa, to please

introduce before the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2014.

Minister for Local Government: Sir, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2014, in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands introduced. The sitting is adjourned till 3.00 p.m. of tomorrow afternoon.

(اجلاس کل بروز منگل مورخہ 18 مارچ بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)